فون نمبر ۴۹ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | REGD. No. L. 5254

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۶ پرانے پیسے ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۶ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش | ۲۶ فروری ۱۹۶۱ء | نمبر ۴۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۵ فروری بوقت پونے دس بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل حضور کو اعصابی بے چینی کی کچھ شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

احمدیہ مسجد ہالینڈ میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب

ملک کی ممتاز ہستیوں کی طرف سے آپ کی گراں قدر خدمات کا اعتراف اور خراج تحسین

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج ہالینڈ مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

مورخہ ۴ فروری کو محترم جناب چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ کے اعزاز میں مسجد ہالینڈ میں ایک خاص الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ملک کی ممتاز ہستیوں نے شرکت کر کے آپ کو خراج تحسین ادا کیا۔

محترم چوہدری صاحب موصوف کئی سال تک بین الاقوامی عدالت میں (جس کا صدر مقام ہیگ ہالینڈ ہے) جج اور وائس پریذیڈنٹ کے فرائض نہایت کامیابی اور خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے بعد اب عنقریب ہالینڈ سے واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ نے اپنی خداداد اعلیٰ قابلیت دیانتداری اور جانفشانی کے ساتھ ان خدمات کو سرانجام دیا۔ اور اپنی قوم اور ملک کے نام کو بلند اور روشن کیا۔ وہ اپنی نظیر آپ ہے — خود بین الاقوامی عدالت کے ذمہ وار افراد اور ججز نیز اور یہاں کے اونچے سیاسی حلقوں سے تعلق رکھنے والے اصحاب نے بھی جو آپ کی قابلیت کو خوب جانتے ہیں۔ آپ کے جانے پر بڑے افسوس کا اظہار کیا ہے۔

ہالینڈ کے وزیر خارجہ ڈاکٹر لونز جو ملک بھر میں بہت مقبول ہیں۔ باوجود اپنی انتہائی مصروفیات کے اور ناسازیٔ طبع کے سب سے پہلے وقت پر تشریف لانے والوں میں سے تھے۔ آپ گھنٹہ بھر تشریف فرما رہے۔ مسجد کو دیکھا اور ہماری دیگر مساعی میں بھی دلچسپی کا اظہار فرمایا۔

اسی طرح محترمہ بیگم رعنا لیاقت علی خاں جو یہاں ایک عرصہ سے بطور سفیر پاکستان نہایت کامیابی اور خوش اسلوبی سے خدمات قومی بجا لا رہی ہیں۔ اور یہاں کی پبلک میں مقبولیت کا ایک خاص مقام حاصل کر چکی ہیں اس موقعہ پر تشریف لائیں۔ آپ نے ہمارے مشن کی مساعی اور ان کے خوشکن نتائج میں نہایت دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ اور دیر تک تشریف فرما رہیں۔ اسی طرح ایران کے سفیر جناب محسن رئیس صاحب اور ہندوستان کے سفیر جناب ٹنڈن صاحب بمعہ اپنی بیگم تشریف لائے۔ متحدہ عرب جمہوریہ اور ترکی کے سفراء بھی تشریف لا رہے تھے۔ مگر افسوس کہ آخر وقت پر انہیں اپنا پروگرام بدلنا پڑ گیا۔ جس پر انہوں نے بڑے افسوس کے ساتھ معذرت کا اظہار کیا۔ تاہم ان کی کمی ایک حد تک ان کے قونصلروں کے ذریعہ پوری ہو گئی اسی طرح امریکن ایمبیسی کے نمائندہ بھی موجود تھے وزارت خارجہ کے چیف پروٹوکول بھی تشریف لائے۔ نیز بین الاقوامی عدالت کے ججز۔ رجسٹرار۔ اور عملہ کے بعض دیگر افراد بھی موجود تھے۔ اسی طرح بہت سی مشہور انجمنوں کے نمائندگان پروفیسرز اور ڈاکٹروں کے علاوہ مشن سے مخلصانہ تعلق رکھنے والے احباب بھی کثیر تعداد میں حاضر تھے۔ پریس رپورٹرز اور

(باقی صفحہ ۸ پر)

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل مبلغ اسلام

اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے تشریف لے جا رہے ہیں

ربوہ ۲۵ فروری۔ مبلغ اسلام مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل کل بروز اتوار صبح دس بجے بذریعہ جناب ایکسپریس بیرونی ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔

مقامی احباب انہیں الوداع کہنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں سٹیشن پر تشریف لا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

"ایسے دوستوں کے نام بھی کر دیئے جائیں گے۔ پس احباب ۲۹ رمضان المبارک سے پہلے پہلے اپنے وعدے ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

— میں —

شامل ہونے کے لئے ابھی سے کوشش فرمائیں

رمضان المبارک کا انفاق مال کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں کثرت کے ساتھ صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ تحریک جدید کی مالی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کا بھی یہی مناسب وقت ہے۔ — وکالت مال انشاء اللہ ۲۹ رمضان المبارک کو اس تاریخ تک وعدے ادا کرنیوالے دوستوں کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرے گی۔ مخلصین کو چاہیئے کہ اپنا وعدہ آج ہی سیکرٹری مال کو ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں سے مستفیض ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی علالت

ربوہ ۲۵ فروری۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت تاحال ناساز چلی آتی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

بقایاجات انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا بجٹ آمد و خرچ مجلس شوریٰ میں پیش ہو کر تمام مجالس کے نمائندگان کے مشورہ سے منظور ہوتا ہے۔ اخراجات تو اس منظور شدہ بجٹ کے مطابق لازماً ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر آمد اس کے مطابق نہ ہو۔ تو مرکز کو قرض لے کر ہی اس کا انتظام کرنا ہوگا۔ اور یہ امر بھی کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ کہ قرض لے کر سب کام نہیں چلا کرتے۔ بعض ایسی مجالس بھی ہیں جن کے ذمہ سال گزشتہ کے بقایا کی معقول رقوم ہیں۔ تمام بقایا دار مجالس سے گزارش ہے کہ وہ اپنے سال گزشتہ کے بقایاجات کی رقوم جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

رمضان المبارک

— اور —

چندہ وقف جدید

رمضان المبارک مہینہ شروع ہے۔ جو ہمیں قربانی کا سبق دیتا ہے۔ جن دوستوں نے وقف جدید کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ ان دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدے اسی مہینہ میں ادا کر دیں۔ تمام ایسے دوستوں کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ روزانہ پیش کئے جایا کریں گے۔

نیز ۲۹ رمضان المبارک کو بھی دعا کے لئے ہم

ایڈیٹر — روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ فروری ۶۱ء

افریقہ میں تبلیغِ اسلام اور جماعت احمدیہ

[افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کی جو کشمکش ہے اس میں احمدیت جو پارٹ ادا کر رہی ہے قارئین کرام الفضل میں ان رپورٹوں سے معلوم کر سکتے ہیں جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہتی ہیں۔ پھر حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ عظیم الشان تقریر بھی شائع ہوئی ہے جو افریقہ کے متعلق آپ نے آج سے $\frac{16}{17}$ سال پہلے قادیان میں فرمائی تھی۔ کچھ دن ہوئے ہم نے الفضل میں مسٹر سیسل نارتھ کاٹ کے ایک مضمون کا ترجمہ شائع کیا تھا جس میں موصوف نے افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کی کشمکش اور اس میں احمدیت کے پارٹ کا ذکر کیا تھا۔ موصوف نے کہا ہے کہ

"اس ضمن میں سیرالیون اور مغربی نائیجیریا دو اہم علاقے ہیں۔ سیرالیون بھی اگلے اپریل میں آزاد ملکوں کی برادری میں شامل ہو جائے گا۔ مغربی نائیجیریا وہ علاقہ ہے جہاں عیسائیت کا ماضی نہایت شاندار روایات کا حامل رہا ہے لیکن اب انہی دو علاقوں میں اسلام کو نمایاں ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ سیرالیون تو احمدی مسلمانوں کی منتخب سرزمین ہے جہاں وہ پاکستان سے آئے ہوئے منظم مشنوں کے ماتحت نہایت مضبوط حیثیت میں سرگرم عمل ہیں۔ احمدیہ جماعت اس مقصد کو لیکر کھڑی ہوئی ہے کہ اسلام کو عیسائیت کے مقابلہ میں موجودہ دنیا کی راہنمائی کے لئے پیش کرے۔ اور یہ عیسائیت کے لئے ایک چیلنج ہے اور اب تو انہوں نے سیرالیون میں باقاعدہ ڈاکٹری مشن کھولنے کا بھی عزم کر لیا ہے۔ اور وہاں احمدیہ سکولوں کی تعداد بھی بتدریج بڑھ رہی ہے۔" (الفضل ۲۲ دسمبر ۱۹۶۰ء)

حقیقت یہ ہے کہ افریقہ میں عیسائیت کا مقابلہ صرف احمدیہ جماعت ہی کر رہی ہے کیونکہ سوا احمدیوں کے ابھی کسی اسلامی کہلانے والی جماعت نے یہاں مشن نہیں کھولے البتہ آج کل برطانوی اخبارات یہ پراپیگنڈہ ضرور کر رہے ہیں کہ صدر ناصر سیاسی اغراض کے پیش نظر افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کے لئے بعض اقدامات کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تمام اسلامی دنیا کا فرض ہے کہ وہ اور نہیں تو کم از کم افریقہ میں ہی اسلام کی اشاعت کے لئے کچھ نہ کچھ کرے۔ افریقہ میں مصر کے صدر ناصر جو کچھ اشاعت اسلام کیلئے کر رہے ہیں ان کی غرض بلحاظ سیاست کے ٹھیک ہے۔ اس وقت افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کی کشمکش ہے۔ عیسائی مشنوں کے پیچھے نہ صرف بڑے بڑے ٹرسٹ ہیں بلکہ مغربی اقوام کی سیاسی طاقت بھی ہے تاہم کئی صدیوں کی کوشش کے باوجود عیسائیت افریقہ میں اسلام کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب نہیں ہو سکی۔ حالانکہ وہاں صرف جماعت احمدیہ ہی منظم طور پر کام کر رہی ہے۔ اور وہ بھی کچھ زیادہ عرصہ سے نہیں پھر جماعت احمدیہ ایک غریب جماعت ہے وہ اپنی بساط سے بڑھ کر تمام دنیا میں اسلامی مشن قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

حیرانی کی بات ہے کہ اسلامی دنیا کے اہل علم حضرات ایسی حالت میں بھی خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور صدر ناصر کے متعلق جو کچھ برطانوی اخبارات میں پڑھتے ہیں اسکو غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ان کا اپنا فرض تھا وہ صدر ناصر ادا کر رہے ہیں۔ حالانکہ صدر ناصر جو کچھ کر رہے ہیں۔ ان کی غرض اشاعت اسلام سے صرف اتنی ہے کہ وہ افریقہ پر اپنا اثر قائم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ایک دینی ہفت روزہ اس تعلق میں لکھتا ہے:-

"افریقہ کی سیاسی راہنمائی اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے دو شخصیتیں کام کر رہی ہیں۔ ایک غانا کے نکرومہ ہیں جو عیسائی ہیں اور دوسرے متحدہ عرب جمہوریہ کے جمال عبدالناصر۔ ان دونوں کے درمیان یہ دوڑ گو بظاہر سیاسی بنیادوں پر نظر آتی ہے مگر اسکے پیچھے وہی جذبہ کارفرما ہے جو عیسائیت اور اسلام کی کشمکش کی تہ میں کام کر رہا ہے۔ جمال ناصر اپنے ملک کے ایک حصے (مصر) میں تو فرعونی قومیت کا احیاء چاہتے ہیں اور عربوں میں عرب قومیت کا نعرہ۔ افریقہ کے ملکوں میں اپنا اثر و رسوخ پیدا کرنے کے لئے انہوں نے پہلے افریقی قومیت کا پرچم بلند کیا تھا۔ مگر عیسائیوں کی جدوجہد اور اسرائیل کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ نے انہیں مجبور کر دیا ہے کہ وہ یہاں اسلام سے مدد حاصل کریں۔"

(الشیاء ۱۴ فروری ۱۹۶۱ء صفحہ ۶)

یہی نہیں بلکہ یہی دینی ہفت روزہ اپنی اشاعت ۲۱ فروری ۱۹۶۱ء میں رقمطراز ہے کہ

"قاہرہ کی یہ خبر تو شاید قارئین کی نظر سے گزری ہوگی کہ مصر میں دوسری شادی کے خلاف بڑے زوروں سے مہم جاری ہے ۔۔۔۔۔۔۔ ظاہر ہے کہ اس تحریک کے پیچھے خود حکومت کا ہاتھ ہے وہ اس کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے اور اب تو اس نے اس عائلی قانون کی منظوری بھی دے دی ہے جس میں داشتائیں رکھنے پر تو کوئی پابندی نہیں لگائی گئی البتہ دوسری شادی کرنا بہا ڈکاٹ کر جوئے شیر لانے کے مترادف بنا دیا گیا ہے مگر یہی ایک سے زیادہ بیویاں کرنا جہاں ایک طرف اتنا مذموم فعل گردانا گیا ہے وہاں دوسری طرف اسی کو افریقہ کے بت پرستوں میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک ٹریکٹ جو قاہرہ میں سواحلی اور دوسری افریقی زبانوں میں چھپا ہے اس میں افریقہ کے ۷۵ فیصد بت پرستوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے کے لئے کہا گیا ہے کہ عیسائی مشنری صرف ایک بیوی کرتے ہیں۔ تاکہ تمہاری نسل مفقود ہو جائے اس کے اسلام چار بیویوں کی اجازت دیتا ہے یعنی جناب شیخ کا نقش قدم یوں بھی ہے اور یوں بھی۔"

(ایشیا ۲۱ فروری ۱۹۶۱ء صفحہ ۱۱)

ظاہر ہے کہ اس طرح کی اشاعت اسلام بلحاظ دین کے زیادہ کامیاب نہیں ہو سکتی اسلام ایک دین ہے جس کے اصول ہمیشہ کے لئے یکساں ہیں۔ چاہیئے کہ غیر مسلموں کو صحیح صحیح اسلام پہنچایا جائے اور کسی حالت میں بھی اپنی کمزوری نہ دکھائی جائے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جو تقریر قسط وار الفضل میں آج کل شائع ہو رہی ہے اس میں اسی حقیقت پر زور دیا گیا ہے کہ نڈر ہو کر اسلام کو پیش کیا جائے۔ اور کسی صورت میں بھی مداہنت نہ دکھائی جائے۔ مثلاً یہی تعدد ازدواج کا جو مسئلہ ہے محض اس لئے کہ یورپین اپنی ذہنیت کے مطابق اس پر تمسخر کریں گے ہمیں اسکو پیش کرنے سے جھجکنا نہیں چاہیئے اور تمسخر کو برداشت کرنے کی قوت پیدا کرنی چاہیئے۔

بات یہ ہے کہ اسلام کے اصول عین فطرت کے مطابق ہیں اور خواہ بعض لوگ ان کی حکمت نہ سمجھنے کی وجہ سے انکا آج تمسخر اڑائیں ان شاء اللہ بہت جلد ان کو ان کی حکمت سے واقفیت ہو جائیگی افسوس ہے کہ آج بعض اسلامی ممالک یورپ سے متاثر ہو کر خود ان اصولوں کو چھوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے ان اصولوں کو بعض حالتوں میں غلط طور پر استعمال کیا ہے جسکے نتائج معاشرہ کے لئے ضرر رساں ثابت ہوئے ہیں۔ حالانکہ اگر ان اصولوں پر صحیح طور سے عمل کیا جائے تو یہی اصول صحت مند معاشرہ کی روح رواں ہیں۔ جس کی دنیا کو آہستہ آہستہ سمجھ آ سکتی ہے۔

یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہماری دینی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ باہمی تنازعات کو چھوڑ کر غیر مسلموں میں دین اسلام کی اشاعت کی طرف بھی توجہ دیں۔ اس وقت تمام دنیا اسلام کے لئے ترس رہی ہے مگر افسوس ہے کہ جن کے پاس یہ چشمہ حیات ہے وہ خود پیاسے ہو رہے ہیں ❊

اعلان برائے انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت و تجاویز

امسال مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴، ۲۵، ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار حسب سابق تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہال میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ نمائندگان کے متعلق اطلاع حسب ذیل مسودہ کے مطابق دفتر ہذا میں بھجوائیں تو مناسب ہوگا۔

جماعت احمدیہ ۔۔۔۔۔۔ (نام جماعت) ۔۔۔۔۔ ضلع ۔۔۔۔۔۔۔۔ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (تاریخ اجلاس) ۔۔۔۔۔۔۔ میں مندرجہ ذیل احباب کو جملہ شرائط شائع شدہ برائے نمائندگان کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کے لئے نمائندہ منتخب کیا ہے۔ نیز یہ بھی تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ احباب بقایادار نہیں ہیں۔

(۱) دستخط سیکرٹری مال ۔۔۔۔۔۔۔۔

(۲) دستخط صدر/امیر جماعت احمدیہ ۔۔۔۔۔۔۔ ضلع ۔۔۔۔۔۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت عظیم الشان اور روح پرور تقریر

مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سلسلے میں نہایت اہم اور ضروری ہدایات

تحریک جدید کی بنیاد القائے ربانی پر ہے اس میں جماعت کی ترقی کے تمام بنیادی اصول موجود ہیں

میں ہر مقدس سے مقدس مقام پر کھڑے ہو کر حلفیہ طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ قدرت ثانیہ کا ظہور ہو چکا ہے

فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء بمقام قادیان

قسط ششم

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک جماعت نے اس

تحریک کی اہمیت

کو نہیں سمجھا۔ ممکن ہے ایک دو فیصدی سمجھے ہوں۔ لیکن جماعت پر ایک عام نظر ڈالنے سے مجھے یہ نظر آتا ہے۔ کہ اس تحریک کو ۵۔۶ فیصدی لوگوں سے زیادہ نے نہیں سمجھا۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ سو فیصدی لوگ اسے سمجھنے والے موجود ہوتے۔ بعض نے تو یہ سمجھا کہ مخالفت کی چونکہ اس وقت

ایک زبردست رَو

اٹھی تھی۔ اس لئے اس کے مقابلہ کے لئے ایک عارضی سکیم جاری کی گئی تھی۔ حالانکہ وہ تو خدا تعالیٰ نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ایک وقت پیدا کیا تھا ہر نئی چیز کو پیش کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ ہوا کرتا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر مدینہ گئے تو اس لئے نہیں کہ کفار کو ان کے کئے کی سزا دیں مگر چونکہ خدا تعالیٰ نے ازل سے یہ مقدر کر رکھا تھا کہ آپ مدینہ جاتے اور پھر کفار سے لڑائیاں ہوتیں۔ اس لئے آپ کو خدا تعالیٰ نے مدینہ جانے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا تھا کہ ابھی کئی باتیں ایسی ہیں جو میں تم پر ظاہر نہیں کر سکتا۔ مگر جب وقت آئے گا تو تم پر ظاہر ہو جائیں گی۔ بالکل اسی طرح جس طرح حضرت مسیح نے کہا۔ وہ وقت آیا۔ مگر پھر بھی بہت سے نادانوں نے اسے نہیں سمجھا۔ کئی پاگل اور مجنون ابھی تک ایسے ہیں جو

قدرت ثانیہ کے منتظر

ہیں اور انہوں نے نہیں سمجھا کہ قدرت ثانیہ تو آ بھی اور قدرت ثانیہ کسی ایک چیز کا نام نہیں بلکہ وہ ہمیشہ آیا کرتی ہے۔ کیا خدا تعالیٰ کا سورج ایک دفعہ چڑھتا ہے۔ اور پھر نہیں چڑھتا پھر کیسا نادان ہے وہ شخص جو یہ کہے کہ میں ابھی

سورج کے چڑھنے کا منتظر ہوں۔ جب تک کل والا سورج نہیں چڑھے گا۔ میں آج کے سورج کے وجود کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ پس جس چیز کے لئے انتظار کا لفظ استعمال کیا جائے۔ وہ دوبارہ نہیں آیا کرتی۔ قرآن کریم ہمیشہ بتاتا ہے کہ

کوئی چیز دائمی نہیں

خدائی سلسلہ اور روحانیت بھی دائمی نہیں ہوتی خدا تعالیٰ کا نام قابض اور باسط ہے۔ پس قبض کا آنا بھی ضروری ہے۔ اور بسط کا آنا بھی ضروری ہے۔ جیسے کہ رات کا آنا بھی ضروری ہے اور دن کا آنا بھی ضروری ہے اگر سورج نے ایک ہی دفعہ چڑھنا ہوتا تو پھر ہمیشہ کے لئے تاریکی ہو جاتی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ وہ بار بار سورج چڑھاتا ہے۔ مگر وہ شخص جو سورج کی موجودگی میں کسی اور سورج کا انتظار کرتا ہے وہ بے وقوف ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو اس وقت قدرت ثانیہ کا انتظار کرتا ہے وہ احمق اور گدھا ہے۔ قدرت ثانیہ آئی اور اس کا ظہور ہوا۔ مگر افسوس کئی لوگ ہیں جنہوں نے اس کو شناخت نہیں کیا۔ میں دنیا کے ہر مقدس سے مقدس مقام پر کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہہ سکتا ہوں کہ قدرت ثانیہ کا جو ظہور ہونا تھا وہ ہو چکا اور وہی ذریعہ ہے آج احمدیت کی ترقی کا۔ میں بتا چکا ہوں کہ اس سکیم میں بعض چیزیں عارضی ہیں۔ پس عارضی چیزوں کو میں بھی مستقل قرار نہیں دیتا۔ لیکن باقی تمام سکیم مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ وہ محض اللہ تعالیٰ کے القاء کے نتیجہ میں مجھے سمجھائی گئی ہے۔ میں نے اس سکیم کو تیار کرنے میں ہرگز غور اور فکر سے کام نہیں لیا۔ اور نہ گھنٹوں میں نے

اس کو سوچا ہے۔ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ تحریک پیدا کی۔ کہ میں اس کے متعلق خطبات کہوں۔ پھر ان خطبوں میں میں نے جو کچھ کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر جاری کیا۔ کیونکہ ایک منٹ بھی میں نے یہ نہیں سوچا کہ میں کیا کہوں۔ اللہ تعالیٰ میری زبان پر خود بخود اس سکیم کو جاری کرتا گیا۔ اور میں نے سمجھا کہ میں نہیں بول رہا بلکہ میری زبان پر خدا بول رہا ہے۔ اور یہ صرف اس دفعہ ہی میرے ساتھ معاملہ نہیں ہوا۔ بلکہ خلافت کی ابتداء سے خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ یہی معاملہ ہے۔ میں نے قرآن شریف کی شاید پانچ سات یا دس آیات پر ان کے معانی معلوم کرنے کے لئے ایسا غور کیا ہوگا جیسے لوگ غور کرتے ہیں۔ ورنہ ان آیات کو مستثنیٰ کرتے ہوئے میں نے قرآن کریم پر کبھی غور نہیں کیا۔ اور اگر قرآن کریم کے مطالب معلوم کرنے کے لئے اس پر غور کرنا نیکی ہے۔ تو میں اس نیکی سے قریباً محروم ہی ہوں۔ کیونکہ قرآن کریم کی آیات کے معانی کے متعلق ہمیشہ مجھ پر القاء ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا مفہوم مجھ پر کھول دیتا ہے۔ اور جس چیز کو میں خود نہیں سمجھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ آپ ہی آپ مجھے سمجھا دیتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ اب یوں کہو اور اب یوں کہو۔ غرض

قرآنی معارف

کے متعلق مجھے کبھی غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ لیکن کئی نادان ہیں جو اس پر بھی اعتراض کر دیا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ قرآن کے معارف سمجھاتا ہے۔ اس پر

بعض لوگ اعتراض کرتے کہ پھر آپ لغت کیوں دیکھتے تھے۔ اور ممکن ہے کہ میرے متعلق بھی بعض لوگ یہ اعتراض کریں۔ اس لئے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ لغت قرآنی معارف معلوم کرنے کے لئے نہیں دیکھی جاتی۔ بلکہ مختلف معانی معلوم کرنے کے لئے دیکھی جاتی ہے۔ اور اصل چیز معارف ہیں نہ کہ معانی۔ پس قرآنی معارف کے لئے یا اس کی آیات میں ترتیب معلوم کرنے کے لئے مجھے کبھی غور نہیں کرنا پڑا۔ الاّ ما شاء اللہ جن آیات پر مجھے غور کرنا پڑا ہے۔ وہ بہت ہی محدود ہیں۔ اسی طرح اس موقعہ پر بھی اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ یہی سلوک کیا اور اسی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ جس صداقت کا اس سکیم کے ذریعہ میں نے اظہار کیا ہے۔ وہ میرا کام نہیں۔ بلکہ

خدا تعالیٰ کا کام ہے

اور اس کا فخر مجھ کو نہیں بلکہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو ہے جنہوں نے ہمیں خدا تعالیٰ تک پہونچایا۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہے جو پھر ہمیں اس کے دروازہ تک لے گئے۔ اور اگر میں نے اس پر کچھ وقت خرچ کیا۔ تو وہ ایسا ہی ہے جیسے ایک پیغامبر ہو جو کسی دوسرے کا پیغام لوگوں تک پہنچا دے۔ میں نے بھی ایک پیغامبر کی حیثیت میں آپ لوگوں تک وہ پیغام پہنچا دیا ہے۔ آسمان سے فرشتے اتر کر مجھ پر ایک بات ظاہر کر دیتے ہیں اور وہی چیز جو دنیا کے لئے عقدۂ لاینحل ہوتی ہے میرے لئے ایسی ہی آسان ہو جاتی ہے جیسے شیریں اور لذیذ پھل کھانے میں کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ بسا اوقات القائی طور پر مجھے آیات بتلائی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اس آیت کو فلاں آیت سے ملا کر پڑھو تو مطلب حل ہو جائے گا۔ اسی طرح تحریک جدید بھی القائی طور پر خدا تعالیٰ نے مجھے سمجھائی ہے۔ جب میں

ابتدائی خطبات

دے رہا تھا۔ مجھے خود بھی یہ معلوم نہ تھا کہ میں کیا بیان کروں گا اور جب میں نے اس سکیم کو بیان کیا تو میں اس خیال میں تھا کہ ابھی اس سکیم کو مکمل کروں گا اور میں خود بھی اس امر کو نہیں سمجھ سکا تھا کہ

اس سکیم میں ہر چیز موجود ہے

مگر بعد میں جوں جوں اس سکیم پر میں نے غور کیا مجھے معلوم ہوا کہ تمام ضروری باتیں اس سکیم میں بیان ہو چکی ہیں اور اب کم از کم اس صدی کے لئے تمہارے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ سب اس میں موجود ہیں۔ سوائے جزئیات کے کہ وہ ہر وقت بدلی جا سکتی ہیں۔ پس جماعت کو اپنی ترقی اور عظمت کے لئے اس تحریک کو سمجھنا اور اس پر غور کرنا نہایت ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے جس طرح مختصر الفاظ میں ایک الہام کر دیتا ہے اور اس میں نہایت باریک تفصیلات موجود ہوتی ہیں اسی طرح اس کا القاء بھی ہوتا ہے اور جس طرح الہام مخفی ہوتا ہے اسی طرح القاء بھی مخفی ہوتا ہے بلکہ القاء الہام سے زیادہ مخفی ہوتا ہے۔ یہ تحریک بھی جو القاء الٰہی کا نتیجہ تھی پہلے مخفی تھی مگر جب اس پر غور کیا گیا تو اس قدر تفصیلات کی جامع نکلی کہ میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ہمارے زمانہ کے لئے اس میں اتنا مواد جمع کر دیا ہے کہ اصولی طور پر اس میں وہ تمام باتیں آ گئی ہیں جو کامیابی کے لئے ضروری ہیں۔ پس ہمیں

ایسے لوگوں کی ضرورت ہے

جو تحریک جدید کو خود بھی سمجھیں اور دوسرے لوگوں کو بھی سمجھائیں اور اس بات کو مد نظر رکھیں کہ تحریک جدید کو مضبوطی سے قائم رکھنا ان کا فرض ہے۔ اس بارہ میں افسروں کی ذمہ واری نہایت اہم ہے اور ان کا فرض ہے کہ وہ طلباء کو بار بار اس تحریک کی اغراض اور اس کے مقاصد سمجھائیں جس دن اس تحریک کو پوری طرح سمجھ کر ہمارے طلباء باہر نکلے اور اس روح کو لے کر نکلے جو تحریک جدید کے ذریعہ ان میں پیدا ہونی ضروری ہے۔ وہ قومی طور پر ہمارا پہلا چیلنج ہو گا کہ اگر دنیا میں کوئی قوم زندہ ہے تو وہ ہماری زندہ قوم سے مقابلہ کرے۔ آج اگر لوگ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے تو کیا ہوا۔ جس دن نپولین سکول میں پڑھ رہا تھا کون سمجھ سکتا تھا کہ وہ کس چیز کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ جس دن ہٹلر اور مسولینی اپنی قوموں میں نہایت چھوٹے درجہ پر ٹریننگ حاصل کر رہے تھے کوئی سمجھ سکتا تھا کہ اس وقت جرمنی اور اٹلی کی قسمت کا سوال حل ہو رہا ہے

اسی طرح اگر تم

اس تحریک کی اہمیت کو سمجھ لو

تو گو دنیا اس بات کو نہ سمجھے مگر تمہارے اندر اسلام کی آئندہ فتوحات کا حل نظر آئے گا۔

اور اگر تمہارے ٹیوٹر۔ تمہارے سپرنٹنڈنٹ تمہارے انچارج اور تمہارے استاد تقویٰ شعار ہوں اور وہ حکمتوں کو سمجھنے والے ہوں تو وہ تمہارے ذریعہ لڑکے پیدا نہیں کریں گے بلکہ بدری صحابہؓ کی طرح زندہ موتیں پیدا کریں گے اور تم اسلام کے لئے ایک ستون اور سہارا بن جاؤ گے۔ کتنا عظیم الشان کام ہے جو تمہارے سامنے ہے تم جو اتنی معمولی سی بات پر خوش ہو جاتے ہو کہ فلاں جگہ کبڈی کا میچ تھا جس میں ہم جیت گئے یا فٹ بال کے میچ میں اگر اچھی کک لگا دی تو خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ ذرا خیال تو کرو کہ تم جن کو یہ کہا جاتا ہے کہ

سادہ زندگی بسر کرو

کہ جن کو کہا جاتا ہے کہ نہ اچھا کھانا کھاؤ نہ اچھا کپڑا پہنو۔ تمہیں اس بات کے لئے تیار کیا جا رہا ہے کہ تم کفر اور مداہنت کی ان زبردست حکومتوں کو جنہوں نے اسلام کو دبایا ہوا ہے کچل کر رکھ دو۔ تم فلسفہ اور اباحت اور منافقت کی ان حکومتوں کو جنہوں نے خدائی الہام کو مغلوب کیا ہوا ہے ریزہ ریزہ کر دو۔ کیا تم نہیں سمجھ سکتے

یہ کتنا عظیم الشان کام ہے

جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ بچپن میں قوت واہمہ چونکہ زیادہ تیز ہوتی ہے اس لئے تم اس کو یوں سمجھو کہ اگر کبھی اتفاقاً شام کے وقت تم دودھ پینے کے لئے نکلو۔ تمہیں دودھ کی دکان پر یہ نظارہ نظر آئے گا کہ ایک مشہور ڈاکو کسی آدمی کو مار رہا ہے۔ فرض کرو جسے مارا جا رہا ہے وہ تمہارا بھائی ہے یا کوئی اور رشتہ دار۔ تم چھوٹے سے بچے ہو۔ آٹھ یا دس سال تمہاری عمر ہے اور وہ مضبوط اور علاقہ میں مشہور ڈاکو ہے جب تم دیکھتے ہو کہ وہ تمہارے کسی عزیز پر حملہ آور ہے تو تم جوش محبت میں اس پر حملہ کر دیتے ہو۔ اور تمہارے چھوٹے سے بازوؤں میں اس وقت ایسی طاقت آ جاتی ہے کہ تم اس ڈاکو کو مار لیتے ہو تو غور کرو اس وقت

تمہارے دل میں کتنا فخر پیدا ہو گا

اور تم کس طرح لوگوں کو جگا جگا کر یہ نہ بتاؤ گے کہ فلاں ڈاکو کو آج ہم نے مار دیا۔ پھر تم سوچو کہ اگر ایک ڈاکو کے مارنے پر تم اس قدر فخر کر سکتے ہو تو ان لاکھوں ڈاکوؤں کے مارنے پر جو اسلام کی متاع پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ ان فلسفیوں کی فلسفیت کو کچلنے پر ان اباحت والوں کی اباحت اور ان مداہنت والوں کی مداہنت کو صفحۂ عالم سے نابود کرنے پر جو اسلام ایسے قیمتی عزیز کے کمزور جسم کو دبا رہے اور اس کے گلے کو گھونٹ رہے ہیں۔ تمہارے دل میں کس قدر فخر پیدا ہو گا اور کس خوشی اور سرور سے تم اپنی گردن اونچی کر کے کہو گے کہ آج ہم نے شرک اور کفر کو نابود کر دیا۔ یہ چیز ہے جس کو اپنے سامنے رکھنا تمہارا فرض ہے۔ تم بورڈر نہیں بلکہ تم خدا تعالیٰ کے سپاہی ہو اور تمہیں اس لئے تیار کیا جا رہا ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں دو۔ اگر تم سلسلہ اور اسلام کے لئے اور

خلافت اور نظام سلسلہ کیلئے

اپنی جانیں نہ دو گے تو تم بھی محض باتیں کرنے والے ٹھہرو گے۔ پس تم اسلام کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے والے بنو اور منافقوں کی ہاں میں ہاں مت ملاؤ بلکہ انہیں کچلنے والے بنو۔ خواہ منافقانہ بات تمہارے باپ کے مونہہ سے نکلے یا تمہارے بھائی یا کسی اور عزیز کے مونہہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہمیں اس قسم کا نظارہ نظر آتا ہے۔ مدینہ میں ایک منافق نے جب یہ بات کہی کہ مہاجرین نے یہاں آ کر فتنہ و فساد مچا دیا ہے تو اس شخص کا لڑکا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا مجھے یہ بات سننے میں آئی ہے کہ میرے باپ نے کوئی ایسی بات کہی ہے جس سے آپؐ کو تکلیف ہوئی ہے۔ یا رسول اللہ آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنے باپ کا سر کاٹ کر آپ کی خدمت میں لے آؤں تا ایسا نہ ہو آپ کسی اور شخص کے ذریعہ اسے مروا دیں تو کسی مسلمان کے متعلق میرے دل میں برائی پیدا ہو جائے تو تم سے پہلے لوگوں نے اس قسم کا نظارہ دکھایا ہے اور

قربانی کی شاندار مثالیں

پیش کی ہیں۔ سب تمہیں بھی اگر سلسلہ کے لئے اس قسم کی غیرت کا مظاہرہ کرنا پڑے تو تمہیں اس قسم کی غیرت کے اظہار میں کسی قسم کا دریغ نہیں کرنا چاہئیے۔ چونکہ تم میں ایسے کئی بچے ہوں گے جو گیارہ سال کی عمر رکھتے ہوں گے یا گیارہ سال کے قریب قریب ان کی عمر ہو گی۔ اس لئے ممکن ہے تم کہو ہم اتنی چھوٹی عمر میں دین کے لئے کیا قربانی کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں تمہیں ایک گیارہ سالہ بچے کا واقعہ سناتا ہوں:۔

(باقی)

عسر اور یسر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے

ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۱۔ مکرم نذیر احمد خانصاحب منٹگمری شہر ۔ ۱۰
۶۲۔ مکرم اقرن نصیر احمد صاحب کوئٹہ ۔ ۱۰
۶۳۔ محترمہ والدہ صاحبہ رشید احمد صاحب گوجرخان ضلع راولپنڈی ۔ ۵
۶۴۔ مکرم قدرت اللہ خانصاحب نیلہ گنبد لاہور ۔ ۱۱
۶۵۔ مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب " " ۱۹ ۔ ۳
۶۶۔ مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب محاسب کراچی ۲۵۔۲۶
۶۷۔ لجنہ اماء اللہ منٹگمری شہر ۔ ۲
۶۸۔ " " گوجرہ ضلع لائلپور ۔ ۲
۶۹۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۔ ۱۴
۷۰۔ مکرم مستری محمد یعقوب صاحب امبالہ اسٹیٹ ضلع منٹگمری ۲۵۔۶

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

ہمارے قدیم خادم میاں امام دین صاحب ڈگو کار بنگل کا پھوڑا نکل آیا تھا اس کا اپریشن کروایا ہے بڑی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

(۲) خاکسار کی بھوپھی لاہور ہسپتال میں داخل ہیں وہ بھی بڑی تکلیف میں ہیں۔ اور بڑی کمزور ہو گئی ہیں۔ ہر دو کی کامل شفایابی کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک رشید الدین انور چک ۱۱۹/5.R منٹگمری)

میرے پیارے اباجان۔ محترم مولوی عبدالغفور صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ

از مکرم بشارت احمد صاحب ابن محترم مولانا عبدالغفور صاحب مرحوم و مغفور

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ میرے اباجان محترم مولوی عبدالغفور صاحبؓ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۶ جنوری کو چند دن کی مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی پیدائش ۲۵-۲۶ دسمبر ۱۸۹۶ء کی درمیانی شب کو ہوئی اور اس طرح آپ نے ۷۲ سال کی مختصر زندگی پائی۔ آپ کی پیدائش بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک معجزہ تھا اور اسی بناء پر ہمارے دادا جان نے بچپن میں ہی آپ کو حضور اقدس کی خدمت میں پیش کر کے خدمت دین کے لئے وقف کر دیا تھا۔ آپ نے اسی مقصد کی خاطر دینی تعلیم حاصل کی اور اسی میں اپنی ساری زندگی صرف کر دی۔

آپ کو قرآن مجید سے عشق تھا اور نہ صرف دوسروں کو اس پر عمل کی تلقین کرتے بلکہ اس کو اپنی زندگی پر بھی پوری طرح حاوی کر رکھا تھا ہر وہ بات جو خدا کے مومن بندوں کے وصف کے طور پر بیان ہوئی ہے۔ اسی کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کی۔ میری چشم تصور کبھی آپ کو یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً کے رنگ میں دیکھ رہی ہے اور کبھی تتجافی جنوبھم من المضاجع کی آیت آپ کی نصف شب کی بیداری یاد دلا دیتی ہے۔ ساری عمر تہجد پڑھی اور بحد درجہ تضرع کے ساتھ۔ سجدہ گاہ ہمیشہ آنسوؤں سے تر رہی۔ فرمایا کرتے تھے جوانی میں ہمت تھی عبادت کا بہت موقع ملتا اکثر ساری ساری رات عبادت میں گذرتی اور ایسا محسوس ہوتا جیسے فی الواقعہ اللہ تعالیٰ سے باتیں ہو رہی ہیں۔ ان دنوں کو بڑی حسرت سے یاد کرتے۔ عبادت میں ہمیشہ مستعد، روزے ہمیشہ رکھے جمعہ ہمیشہ وقت پر پڑھا۔ نماز میں کبھی دیر نہ کی، وفات سے تھوڑی دیر پہلے ظہر اور عصر کی نمازیں لیٹے لیٹے جمع کر کے پڑھیں اور سرخروئی کی حالت میں اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

خدمت دین کو ہر چیز پر مقدم رکھا اور یہی ایک دھن ہر وقت لگی رہتی۔ سفر میں بھی اور حضر میں بھی، گھر میں بھی اور گھر سے باہر بھی۔ حضرت ابراہیمؑ کے متعلق جو قرآن مجید میں حنیفاً اور ما کان من المشرکین کے الفاظ آتے ہیں آپ اس کا یہ بھی مطلب بیان کیا کرتے تھے کہ احکام خداوندی کی بجا آوری میں حضرت ابراہیم عام لوگوں کی طرح اس طرح اپنے دائیں بائیں نہیں دیکھتے تھے جس طرح کسی پر بہت بڑی ذمہ داری پڑ جائے تو وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے کہ کوئی اور بھی ساتھ ہے یا نہیں۔ بلکہ سیدھے اس کام میں تندہی سے لگ جاتے ہیں اسی طرح آپ ہمیشہ اس بات پر عمل کرتے۔ آپ کے اس دینی جوش کو دیکھ کر کئی دفعہ ہم لعلک باخع نفسک والی آیت پڑھ دیتے اور آپ مسکرا دیتے۔ ہاں بالکل وہی مسکراہٹ جو موت کے بعد بھی اسی طرح قائم تھی۔ اور جو آخری نظارہ کے طور پر ہمیشہ کے لئے ہمارے دلوں پر نقش ہو چکی ہے اور جسے یاد کرتے ہی ہماری آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں اور ان آنسوؤں کے درمیان آپ کی شب دراز کی دینی مصروفیات ایک ایک کر کے نظر آنے لگتی ہیں۔ کبھی ہزارہا انسانوں کے مجمع میں مسیح محمدی کی آمد کا اعلان کر رہے ہوتے ہیں کبھی جنگلوں میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کی صدا بلند کرتے تھے۔ کبھی مناظرہ میں شیر کی طرح گرجتے تھے۔ کسی ہال میں تقریر ہے۔ کسی مسجد میں خطبہ ہو رہا ہے یا تربیتی جلسہ میں مومنین کو احمدیت اور اسلام کے تقاضے سمجھا رہے ہیں دلنشین پیرایہ میں تقریر کرنے کا ایک متاثر ہوتا۔ بہت سے بزرگ بھی مجھے ملے ہیں کسی نے بتایا کہ میں مولوی صاحب کا فلاں خطبہ سنکر احمدی ہوا تھا اور کسی نے کہا کہ فلاں جگہ کی تقریر یا مناظرہ سنکر میں نے بیعت کی تھی۔

بے شمار مناظرے اور مباحثے کئے۔ ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک احمدیت کے ایک منادی کی حیثیت سے سفر کئے۔

آپ سلسلہ کے چند ان ابتدائی مبلغوں میں سے تھے جنہیں جو کبھی لڑائی لڑنا ہوتی تھی اس کام سے کبھی نہیں اکتائے کبھی اپنے آرام کا خیال نہیں کیا۔ ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ کے مصداق جو بھی موقع خدمت دین کا میسر آیا اس سے پوری طرح فائدہ اٹھایا نہ بڑے کی بڑائی سے مرعوب ہوئے اور نہ چھوٹے کے ایمان کو حقیر جانا اور اس کام میں دن رات ایک کر دیا۔

جہاں تبلیغ حق کا فریضہ اپنے ذمہ لیا وہاں اس کی مشکلات بھی پوری طرح سامنے آئیں اور ان مشکلات کے وقت گھبرانے یا قدم ڈگمگانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا ایمان کی ایک مضبوط چٹان تھی۔ اور پھر ہر نازک موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی زبردست اور غیبی امداد وحقاً علینا نصر المومنین کی صورت میں نمایاں ہوتی۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں جبکہ آپ لاہور میں متعین تھے آپؓ نے جس جرأت اور ایمان کا مظاہرہ کیا اور جس طرح خدا نے آپ کی نصرت فرمائی وہ ایک نہایت ایمان افروز واقعہ ہے۔ آپ کی ساری زندگی ایسے ہی واقعات سے بھری پڑی ہے۔

جس طرح جنگ میں انسان کو نہ اپنے آرام کی سوجھتی ہے اور نہ کھانے پینے کی اور نہ کسی اور چیز کا ہوش۔ اسی طرح دن رات دینی جہاد میں مصروف رہے اور کسی چیز کو اس راہ میں حائل نہ ہونے دیا۔ نہ رشتہ داروں کے جھگڑوں میں پڑے نہ دنیا سے کبھی محبت کی اور نہ دنیا کی چیزوں سے۔ نہ ہی دنیا کی کسی چیز کے حصول کی دل میں حسرت ہی تھی۔ یہی چیزیں دین کے کام میں روک کا موجب ہو سکتی ہیں۔ تیزی سے سب کام کرتے۔ کام زیادہ تھا اور وقت تھوڑا یہ اب سمجھ میں آتا ہے۔

اکثر بسلسلہ تبلیغ گھر سے باہر رہتے گھر میں آ کر بھی ویسا ہی دینی جوش اپنی اولاد میں بھی دیکھنے کی خواہش کرتے۔ اپنے بچوں سے بہت کم پیار کرتے۔ کچھ اس خیال سے کہ باہر جانے پر بچوں کو جدائی کی تکلیف نہ ہو اور کچھ اس خوف سے کہ شاید بچوں کی یاد دین کے کام میں پوری دلجمعی نہ پیدا ہونے دے۔ وفات کے قریب بھی نہ ہم سے رستا حوصلہ ہوا کہ ہم ہی اس قسم کی کوئی بات آپ سے کہتے اور نہ ہی آپ نے ایسی کوئی بات اغلباً اس خیال سے کی کہ ہمیں تکلیف نہ ہو۔ نہایت خاموشی سے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

کامیاب مناظروں، کامیاب مباحثوں اور پُر اثر تقریروں کے باعث جماعت میں از حد مقبولیت کے باوجود کبھی بڑائی نہیں کی ہمیشہ بے نفس رہے اور کوئی کام ریا سے نہیں کیا ہمیشہ بے نام و نمود رہے۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے فرمایا کہ ایک کامیاب مبلغ کے لئے سب سے بڑا مرض کبر ہے مگر تمہارے اباجان میں یہ بالکل نہیں تھا یہ کہہ کر آپ کی آواز بھرا گئی اور آپ رو دیئے

کثرت تقریر سے آپ کی گلے کی نالی تقریباً دس سال کے عرصہ سے خراب ہونا شروع ہو گئی تھی۔ شروع شروع میں لقمہ نگلنے میں دقت ہونے لگی ڈیڑھ دو برس سے یہ شکایت زیادہ ہو گئی اور پانی تک گذرنا مشکل ہونے لگا۔ اس وجہ سے آپ کی صحت بہت گر گئی تھی۔ بہت سے ڈاکٹروں کو بھی دکھایا مگر کسی کو سمجھ نہیں آئی۔ علاج کی جو بھی کوشش ہوئی اس سے تکلیف میں اور اضافہ ہوا اور آپ بہت کمزور ہو گئے۔ گذشتہ جلسہ سالانہ پر آپ کو غالباً سردی لگ گئی اور آپ کو کچھ بخار سا اور سینہ اور گلا پکنے کی شکایت ہو گئی جلسہ سالانہ میں بھی شامل نہ ہو سکے اور جلسہ کے بعد ۲۹ تاریخ کو میرے چھوٹے بھائی عزیز سعادت احمد کی شادی پر بھی نہ جا سکے۔

معمولی مکسچر وغیرہ استعمال ہوتا رہا مگر دو اور تین جنوری کی درمیانی شب کو یکایک بہت گھبراہٹ اور بے چینی شروع ہو گئی۔ صبح ڈاکٹر صاحب کو بلایا گیا انہوں نے آتے ہی کہا کہ خطرناک قسم کا ڈبل نمونیا ہو گیا ہے۔ تین تاریخ کو سارا دن سانس کی خرابی جاری رہی۔ انجکشن وغیرہ لگتے رہے رات کو آکسیجن بھی دی گئی۔ کوئی افاقہ نہ ہوا چار تاریخ کو بھی ایسی ہی حالت رہی۔ مگر آپ آخر دم تک باہوش رہے خود بچوں کو دعا کے لئے بزرگوں کی طرف بھیجتے رہے اور واپسی پر پوچھتے رہے۔ ذرا بھی گھبراہٹ کا اظہار نہ کیا اپنے ہاتھ سے ہی پانی بھی پی لیتے۔ وفات سے تھوڑی دیر پہلے نماز ظہر و عصر ادا کیں۔ میری چھوٹی ہمشیرہ اور بھائی جو لاہور میں زیر تعلیم ہیں انہیں اپنی کاپی میں سے ایک سو روپے کا نوٹ نکال کر دیا کہ تم اپنی تعلیم کا حرج نہ کرو۔ اور جا کر پڑھائی شروع کرو۔

ایک لمحہ کے لئے بھی دل میں خیال نہ آتا تھا کہ ہمارے پیارے اباجان ہم سے جدا ہونے والے ہیں تقریباً پونے چار بجے شام جب کہ سورج ڈھل رہا تھا۔ آپ نے چپکے سے آنکھیں بند کر لیں۔ جیسے کسی کو نیند آ رہی ہو اور وہ دل جو ہزاروں قلوب میں ایمان کی شمع جلا گیا۔ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پرنم آنکھیں اس نظارہ کو جھٹلانے پر مصر رہیں اور دل یقین کرنے پر تیار نہ ہوتا تھا مگر جو ہونا تھا ہو چکا تھا اور کوئی نہیں جو خدا کے حکم کو ٹال سکے۔ احمدیت کا یہ بہادر سپاہی اپنا کام ختم کر کے آرام کی نیند سو گیا۔ منھم من قضیٰ نحبہٗ۔

اے خدا! تیرے اس بندے نے اپنی ساری زندگی تیرے دین کی خدمت میں گذار دی اور جو عہد تجھ سے کیا تھا اسے پوری طرح نبھایا اور تیرا نام بلند کرنے میں ہمہ تن مصروف رہا۔ اے خدا اب یہ تیرا بندہ تیرے حضور حاضر ہو گیا ہے۔ اس نے اپنی استعداد کی حد تک تیرا کام کیا اور اب تو اس سے اپنی شان کے مطابق سلوک کیجیو۔

آپ کی وفات پر جماعت کے بزرگوں نے اور اہل ربوہ نے فرداً فرداً ہم سے اظہار ہمدردی کیا۔ اسی طرح بہت سی جماعتوں خصوصاً جماعت قادیان۔ ربوہ۔ راولپنڈی۔ لاہور اور کراچی نے قراردادوں کی شکل میں اور اباجان کے بیشمار

(باقی صفحہ ۸ پر)

نتیجہ امتحان آسمانی فیصلہ و چشمہ مسیحی

(زیر اہتمام مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نام	معیار
تلونڈی راہ والی	
مکرم میر اللہ بخش صاحب تسنیم	(اوّل امتیازی)
دارالصدر شرقی ربوہ	
" خواجہ عبید اللہ صاحب	اوّل
" صوفی رمضان علی صاحب	"
" سید عبد الرزاق شاہ صاحب	"
" چوہدری حاکم علی صاحب	دوم
" چوہدری نور محمد صاحب	"
دارالرحمت فیکٹری ایریا ربوہ	
مکرم ماسٹر سعد اللہ خانصاحب	اوّل
" محمد عبد اللہ صاحب	دوم
" چوہدری فضل الٰہی صاحب	اوّل
" مرزا محمد یعقوب صاحب	"
" ٹھیکیدار محمد رمضان صاحب	"
دارالنصر	
" چوہدری نادر علی صاحب درویش	اوّل
" ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب پنشنر	"
" چوہدری ولایت خانصاحب ریحان	"
" بابو محمد بخش صاحب پنشنر	"
دارالرحمت وسطی	
" مرزا برکت علی صاحب	اوّل
دارالرحمت مارکیٹ ایریا	
" ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب	اوّل
" بابو محمد عبد اللہ صاحب	"
" حکیم عبد الرحمٰن شاہ صاحب	"
کوہاٹ	
" ڈاکٹر حکیم عبد الرحیم صاحب وزیری	"
گجرات	
" حکیم محمد خورشید عالم صاحب	اوّل
" ڈاکٹر احمد حسن صاحب بھوبو	"
خانیوال	
" مصباح الدین صاحب	"
سیالکوٹ	
" محمد اقبال صاحب	دوم
سید عبد الغفور صاحب	"
بنوں	
" دوست محمد صاحب	اوّل
" محمد اقبال خان صاحب	"
" محمد [illegible] صاحب ذبیح	"
" مولانا غلام [illegible] صاحب	"
ملتان	
" غلام رسول صاحب	
" مرزا نذیر احمد صاحب	"
" امیر احمد صاحب	"
" سید فیض محمد شاہ صاحب	دوم

نام	معیار
اوکاڑہ	
مکرم فضل الدین صاحب	دوم
سمبڑیال	
" ملک سراج الدین صاحب	اوّل
" محمد امین صاحب	"
گولیکی	
" پیرزادہ محمد اکبر صاحب سفرا لط	"
راولپنڈی	
" سید محمد حسین شاہ صاحب	"
" صوبیدار نواب الدین صاحب	"
سکھر	
" صوفی محمد رفیع صاحب	اوّل
" قریشی عبد الرحمٰن صاحب	دوم

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

میرے بڑے بھائی حشمت علی صاحب ایم اے ریل ایل ایکشن آفیسر راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۴/۶ کو پہلی بچی عطا کی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام امۃ الحی تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ حاجی اللہ بخش صاحب فیروزپوری مرحوم کی نواسی اور بابو غلام محمد صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ آرڈیننس ڈپو لاہور کی پوتی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے آمین۔

(بشارت احمد مکان ۱۹ گلی ۲۷ پرانا دھرم پورہ لاہور)

درخواستہائے دعا

میرا لڑکا بشیر محمد ایک مقدمہ میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی بہتری کے سامان پیدا کرے۔

نیز میرے بھائی محمد حیات صاحب دمہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(خضر حیات کوٹ سلطان ضلع جھنگ)

(۳) میری پھوپھی زاد ہمشیرہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشیر احمد کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

ایک ضروری اعلان

سو فیصدی ادائیگی کرنیوالے مجاہدین تحریک جدید کیلئے

جن احباب نے اپنا چندہ تحریک جدید ابتک کلی طور پر ادا فرما دیا ہے وہ ماشاء اللہ تعداد میں اس قدر زیادہ ہیں کہ اخبار الفضل کی عام اشاعت ایسی فہرست کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اب تک چند قسطوں میں ان مجاہدین کے نام شائع ہو چکے ہیں بقیہ کے نام شائع کرانے کے لئے الفضل کا ضمیمہ نکالنے کا انتظام کرنا ہوگا۔ اس لئے احباب مطمئن رہیں ان شاء اللہ وہ جماعت کی دعاؤں سے محروم نہیں رہیں گے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ الودود کی جاری فرمودہ تحریک پر اکناف عالم میں مساجد تعمیر کروانے کے لئے بعض مخیر احباب کے نیک نمونے قابل تعریف ہیں جن کی مثالیں قارئین حضرات الفضل ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مکرم محترم رائے خان محمد صاحب بھٹی کوٹ سلطان ضلع جھنگ اپنی چٹھی مورخہ ۲۳ فروری سنہ ۶۱ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

میں نے مبلغ نو صد روپیہ بہ تفصیل لف ہذا مساجد بیرون جمع کروائے ہیں۔ میرے چھوٹے لڑکے عزیزم عبد المغنی خان صاحب کا وعدہ مبلغ -/۱۵۰ روپیہ کا درج فرما لیں عنقریب وہ رقم بھی میں داخل خزانہ کرا دونگا۔ اس طرح پر میرا سارا خاندان اس تحریک میں شامل ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے مخلص بھائی رائے خان محمد صاحب بھٹی کے اس غیر معمولی اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں اور ان کے تمام خاندان کو روحانی و جسمانی ترقیات سے نوازے۔ آمین

وکیل المال اوّل تحریک جدید

مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر کی مساعی جمیلہ

جھنگ صدر سے مکرم عبد الغفور صاحب قائد مقامی خدام الاحمدیہ اپنی چٹھی مورخہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۶۱ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاکسار نے خدام کو تحریک کی کہ مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر کی طرف سے کم از کم -/۱۵۰ روپے چندہ مساجد ممالک بیرون کی مد میں دیا جانا چاہیئے۔ اس تحریک پر تمام خدام نے بہترین تعاون کا نمونہ دکھایا۔ اور اس طرح چند یوم میں -/۱۶۰ روپے جمع ہو گئے جو کہ خاکسار نے مقامی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو بذریعہ رسید ۲۳ کتاب ۱۱۴۰۰ مورخہ ۱۴/۲/۶۱ کو ادا کر دیئے ہیں"

اس سے قبل بھی بعض مجالس نے مساجد ممالک بیرون کی تعمیر میں مجموعی طور پر حصہ لیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جملہ مجالس اس طرف توجہ کریں اور اپنے محبوب امام کی یہ خواہش کہ زمین کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگے جلدی پوری کر دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

انصار اللہ (شعبہ تربیت)

تلاوت

اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن مجید کا باقاعدہ مطالعہ روحانی زندگی کی مرغوب و مقوی غذا ہے۔ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر و تفسیر صغیر کی صورت میں فہم قرآن کے سلسلہ میں جو سہولت اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے میسر کر دی ہے یہ ایک بے بہا نعمت ہے جس سے فائدہ اٹھانا انصار اللہ احباب کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے قرآن کریم پڑھیں اور پڑھائیں۔ اس کے مطالب سمجھیں اور سمجھائیں اور اس کی تعلیم پر عمل کریں اور کرائیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۹۴۸ میں بابا عبدالرحمٰن صابر ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۵ + ۵۵ = ۷۰/- روپے بمعہ الاؤنس ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد: بابا عبدالرحمان صابر ۱۲/۱۲/۶۰

گواہ شد: مرزا نذیر علی کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ ۱۲/۱۲/۶۰

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ ۱۲/۱۲/۶۰

نمبر ۱۵۹۵۴ میں فتح بی بی زوجہ چوہدری غلام قادر صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن جھیتی بانگر حال چک ۲۵۴ قادر آباد ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے اور دو کنال زرعی زمین از ترکہ خاوند مرحوم ہے۔ یہ زمین چک ۲۵۴ قادر آباد ضلع لائلپور میں ہے۔ حق مہر میں نے مرحوم کو معاف کر دیا تھا مگر اس کا حصہ وصیت ۱/۱۰ میں ادا کروں گی اور زمین جس کی قیمت مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے۔ میں مہر ۳۲/- روپے اور زمین مالیتی مبلغ ۵۰۰/- روپے کل جائیداد مالیتی مبلغ ۵۳۲/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی مزید جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اگر آمد ہوئی تو اس کی حصہ بھی ادا کروں گی۔ والسلام

الامۃ: نشان انگوٹھا فتح بی بی

گواہ شد: مبارک علی ولد غلام قادر صاحب مرحوم پسر موصیہ۔

گواہ شد: عبدالستار بقلم خود پسر موصیہ

نمبر ۱۵۹۵۵: میں محمد سلیم پرویز ولد ماسٹر غلام قاسم قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں تعلیم الاسلام کالج میں سال چہارم میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں مجھے ہر ماہ دس روپیہ جیب خرچ ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام کرتا ہوں میں ہر ماہ باقاعدہ چندہ وصیت ادا کرتا رہوں گا نیز اس کے علاوہ جب بھی میں کوئی جائیداد پیدا کروں گا یا کوئی اور ایسا ذریعہ جس سے میری آمد میں اضافہ ہوگا تو میں اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ضرور کروں گا نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میرا ترکہ ثابت ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد: محمد سلیم پرویز بقلم خود

گواہ شد: بشارت الرحمٰن ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد: محمد علی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

نمبر ۱۵۹۵۶ میں رشیدہ بیگم زوجہ محمد شفیع صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولا درکاں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ جون ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں حق مہر ۳۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط راقم الحروف سید عبدالسلام معلم وقف جدید۔

الامۃ: رشیدہ بیگم ۲۶/۶/۶۰

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۲۶/۶/۶۰

گواہ شد: بشیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد گرمولا درکاں ضلع گوجرانوالہ۔

نمبر ۱۵۹۵۸ میں رلدو خان ولد کرم بخش صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء ساکن چک ۶۱ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائیداد مبلغ ۸۵۰۰/- روپے نقد ہے یہ رقم مجھے بذریعہ فروخت اراضی حاصل ہوئی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اس کا ۱/۱۰ حصہ نقد ادا کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ البتہ اس میں سے ۸۵۰۰/- روپے کی مالیتی جائیداد کا حصہ قابل وصول سمجھا جائے گا یعنی ۸۵۰۰/- روپے کی مالیت سے زائد جتنی جائیداد ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ وصول کیا جائے اس وقت میری آمدنی کوئی نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی آمدنی کا ذریعہ ہوا تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی مزید ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: نشان انگوٹھا رلدو خان ولد کرم بخش چک ۶۱ ج ب معرفت چوہدری دل محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۱ ج ب ضلع لائلپور

گواہ شد: بقلم خود دل محمد ولد چوہدری علی محمد صاحب چک ۶۱ ج ب ضلع لائلپور۔

گواہ شد: شیخ غلام محمد ولد شیخ محمد صاحب چک ۶۱ ج ب ضلع لائلپور

درخواست دعا

خاکسار نے سیکنڈ کلاس میں فرسٹ ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا ہے۔ عزیزم مقبول احمد صاحب قریشی سٹینوگرافر پی آئی اے کو اللہ تعالیٰ نے ترقی دی ہے۔ عزیزم مسعود احمد قریشی انگلینڈ میں اے ایم آر آئی ایک ای کے ضمنی امتحان میں نمایاں طور پر کامیاب ہوئے ہیں۔ اور سب سے چھوٹے بھائی عزیزم منصور احمد قریشی پائلٹ منتخب ہو کر ٹریننگ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب بھائیوں کی ان کامیابیوں کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(خلیل احمد قریشی ولد ضیاء الدین احمد صاحب قریشی ایڈووکیٹ لاہور)

پتہ مطلوب ہے

مجھے مندرجہ ذیل دوستوں کے موجودہ پتے مطلوب ہیں۔ وہ خود یا کوئی دوست جن کو ان کے پتے معلوم ہوں مجھے مطلع فرمائیں یہ دوست ۱۹۵۱-۵۲ء میں پاکپٹن میں مقیم تھے

(۱) چوہدری عبدالجبار صاحب پٹواری

(۲) چوہدری محمد اقبال صاحب انسپکٹر زراعت۔

(چوہدری غلام احمد خان ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن)

بقیہ صفحہ ۵

میرے پیارے اباجان، محترم مولوی عبدالغفور صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ

دوستوں نے پاک و ہند کے ہر حصہ سے خطوط کے ذریعہ اظہار ہمدردی کیا ہم سب ان کے مشکور ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ جہاں اباجان کے لئے بلندی درجات کی دعا فرماویں وہاں ہم متعلقین کو بھی جو ہماری والدہ، چار بیٹے اور آٹھ بیٹیوں پر مشتمل ہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح سے دین و دنیا میں ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین" ڈاکٹر اقبال نے اپنی والدہ کی وفات پر لکھا تھا ؎

عمر بھر تیری محبت میری خدمت گر رہی ۔ میں تری خدمت کے قابل جب ہوا تو چل بسی

اور ہمیں تو یہ بھی حسرت ہے کہ ہم پوری طرح آپ کی خدمت کے قابل بھی نہیں ہوئے تھے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی نیکیوں کا وارث بنائے آمین ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ۔ روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

فقط۔ بشارت احمد

احمدیہ مسجد ہالینڈ میں ایک الوداعی تقریب

بقیہ صفحہ اول

فوٹو گرافر بھی خاصی تعداد میں موجود تھے۔ ہر شخص کی خواہش تھی کہ وہ آپ سے ملکر اپنے مخلصانہ اور عقیدت بھرے جذبات کا اظہار کرے چنانچہ آپ نے بھی نہایت خندہ پیشانی اور فراخدلی کے ساتھ ہر ایک سے گفتگو فرمائی۔ اور قدردانی کے جذبات کا شکریہ ادا کیا یہ تقریب ۳½ بجے سے شروع ہوئی اور ۵ بجے تک جاری رہی۔ باہر کے مہمانوں کے جانے کے بعد محترم چوہدری صاحب موصوف اپنی جماعت کے بعض احباب کے ساتھ گھنٹہ بھر مصروف گفتگو رہے اور لطائف فرماتے رہے بعض افراد جو ابھی جماعت میں شامل نہیں تھے مگر مشن سے عقیدت رکھتے تھے ان سے بھی تبلیغی رنگ میں گفتگو ہوتی رہی۔ آپ نے مورخہ ۳ر فروری کو جو خطبہ جمعہ مسجد ہالینڈ میں ارشاد فرمایا اس میں آپ نے نہایت موثر اور درد بھرے الفاظ میں متلاشیانِ حق سے اپیل کی کہ وہ اس زمانہ میں خدا کی رحمتوں سے مایوس نہ ہوں اگر وہ سچے دل سے اسے پکاریں گے تو انہیں روشنی کی کرن ضرور نظر آجائے گی اور جب انہیں صحیح راستہ مل جائے تو پھر اس امر سے خوفزدہ ہونے کی ان کے لئے کوئی وجہ نہیں کہ تھوڑے ہیں یا ابھی کمزور ہیں۔ خدا جس کے ساتھ خود ہو اور وہی اس کا نگہبان ہو اسے بھلا اور کسی مدد کی کیا ضرورت ہے

خاکسار قدرت اللہ عفی عنہ۔ ہیگ ۔ ہالینڈ۔ ۵/۲/۶۱

انجیر اور امرود لگایئے

ربوہ کی زمین میں کم و بیش کلر ہے اور اس لئے یہ بہت سے پھلدار درختوں کیلئے موزوں نہیں لیکن انجیر اور امرود سخت جان پودے ہیں اور کلر میں خوب پلتے ہیں ان کے پودے بھی ارزاں ہیں اور بسہولت مل جاتے ہیں ان کے پھل کے حصول کیلئے انتظار مختصر ہوتا ہے اور حفاظت و پرورش کے لئے زیادہ سخت توجہ کی ضرورت بھی نہیں ہوتی اسلئے احباب ربوہ کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اپنے مکانوں کے صحنوں میں انجیر اور امرود لگائیں اور اس طرح گھر کا تازہ پھل حاصل کریں یاد رہے کہ ہر قسم کے پودے لگانے کا موسم ہے۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

برائے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے مالی سال ۱۹۶۰-۶۱ء کی پہلی سہ ماہی ۳۱ر جنوری ۱۹۶۱ء کو ختم ہو چکی ہے لیکن ابھی تک آمد کی رفتار بہت سست ہے اس لئے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ چندہ جات کی وصولی کی طرف غیر معمولی توجہ دیں۔

نیز وصول شدہ چندہ اکٹھا کر کے اپنے پاس نہ رکھا کریں بلکہ جس قدر بھی چندہ اکٹھا ہو ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ کو مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ امید ہے قائدین حضرات ان ہر دو امور کا خاص طور پر خیال رکھیں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے بہنوئی الحاج چوہدری محمد یعقوب صاحب سابق سندھ میں جہاں کچھ عرصہ سے اپنی زمینوں میں ان کی رہائش تھی۔ مورخہ ۲/۲۰/۶۱ کو رات کے ڈیڑھ بجے وفات پا گئے۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون"

مرحوم گو لمبے عرصے سے بیمار اور کمزور تھے لیکن گزشتہ دس بارہ روز سے طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی جو آخر جان لیوا ثابت ہوئی۔ مرحوم نہایت نیک طبیعت اور مخلص احمدی تھے موصی بھی تھے۔

احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اور یہ کہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہو۔ آمین، مرحوم نے اپنے پیچھے میری بیوہ ہمشیرہ کے علاوہ دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ سب کا دنیا و آخرت میں حافظ و ناصر ہو۔ (آمین)

خاکسار نور الحق انور سابق مبلغ امریکہ از ربوہ

زمیندار احباب کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

- مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ زمیندار احباب اپنی پیداوار بڑھانے کی کوشش کریں۔
- سکرٹریان زراعت اپنی کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں دیں۔ تا پیداوار بڑھانے کے متعلق جماعتوں کی کوشش کا جائزہ لیا جا سکے۔ اس لئے جملہ سکرٹریان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ گندم۔ کپاس۔ مکئی کی اوسط پیداوار کی رپورٹ ۵ر مارچ تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔
- رپورٹ میں گزشتہ دو فصلوں کا موازنہ دکھایا جائے۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۹ر فروری ۱۹۶۱ء کو خاکسار کا نکاح استانی امۃ الرشید انور صاحبہ بنت محمد شفیع صاحب انور کے ہمراہ بعوض مبلغ چھ صد روپیہ حق مہر حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے حسنات دارین کا موجب بنائے آمین ثم آمین۔

(خاکسار بشیر احمد حوالدار کھاریاں کینٹ)